سوال

قرآن مجید میں ''سفاحۃ'' لفظ استعمال ہوا ہے، اس کے معنی کی وضاحت کر دیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں سَفَاہَۃ لفظ سورہ اعراف میں آیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (66) قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (الأعراف :66-67)

اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے جنھوں نے کفر کیا، کہا بے شک ہم یقینا تجھے بہت بڑی بے وقوفی میں (مبتلا) دیکھ رہے ہیں اور بے شک ہم یقینا تجھے جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی بے وقوفی نہیں اور لیکن میں سارے جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔

ان آیات سے پہلے قوم عاد کا ذکر ہے۔ اللہ تعالی نے ان کی طرف ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا، انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی تو انہوں نے بجائے توحید اختیار کرنے کے ہود علیہ السلام کو نعوذ باللہ بیوہ قوف کہا۔ ان کے نزدیک آباؤ اجداد کی تقلید میں شرک کرنا اور دوسری خرافات اختیار کرنا عین عقل مندی اور اس کی مخالفت بے وقوفی تھی۔

واللہ أعلم بالصواب

.